25مارچ1963

ازعدالت عظمیٰ

دی اکولا الیکٹرک سپلائی کو

بنام

جے این جارری اور دیگران

(پی۔بی۔گجیندرگڈکر،کے۔این۔وانچواورکے۔سی۔داس گپتاجسٹسز۔)

صنعتی تنازعہ—ریاستی بجلی بورڈ لائسنس کی میعاد ختم ہونے پر اپیل کنندہ کمپنی سے انتظام سنبھال رہا ہے—ملازمین کو گریجوئٹی کی ادائیگی کے لیے ایوارڈ تشکیل دینے کی اسکیم—اگر جائز ہو تو—سنٹرل پروونس اینڈ بیرار انڈسٹریل ڈسپیوٹس سیٹلمنٹ ایکٹ، 1947 (سی۔پی۔اور بیرار ایکٹ XXIII 1947)، دفعہ 38 (اے)۔

اپیل کنندہ کمپنی بجلی کی فراہمی کے لیے لائسنس یافتہ تھی۔ریاستی بجلی بورڈ نے ایک نوٹس کے ذریعے لائسنس کی میعاد ختم ہونے پر اپیل کنندہ کا فرم خریدنے کے اپنے ارادے سے آگاہ کیا تھا۔لائسنس کی میعاد ختم ہونے سے دو دن پہلے ناگپور کی صنعتی عدالت نے حکم کی تاریخ سے اپیل کنندہ کمپنی کے ملازمین کو گریجوئٹی کی ادائیگی کے لیے ایک اسکیم تیار کی۔آئین کے آرٹیکل 227 کے تحت اپیل کنندہ کمپنی کی درخواست پر ناگپور کی ہائی کورٹ نے صنعتی عدالت کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور معاملے کو دوبارہ غور کے لیے ریمانڈ کر دیا۔ریمانڈ کے بعد صنعتی عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ اپیل کنندہ کمپنی گریجوئٹی ادا کرنے کی پوزیشن میں ہے اور اس نے اپنے ملازمین کو ماہ کی اوسط اجرت کی شرح سے گریجوئٹی کی ادائیگی کے لیے ایک اسکیم تیار کرتے ہوئے ایک نیا ایوارڈ بنایا۔یہ ایوارڈ کمپنی کے اپنا کاروبار بند کرنے کے ایک سال سے زیادہ عرصے بعد دیا گیا تھا۔موجودہ اپیل اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے ہے۔

اپیل میں بنیادی دلیل یہ تھی کہ ٹریبونل کمپنی پر ایسے وقت میں گریجوئٹی اسکیم نافذ کرنے میں جائز نہیں تھا جب اس نے پہلے ہی اپنا کاروبار جاری رکھنا بند کر دیا تھا۔

یہ مانا گیا کہ گریجوئٹی اسکیمیں ہمیشہ اس امید پر بنائی جاتی ہیں کہ صنعت آنے والے طویل عرصے تک کام کرتی رہے اور اس لیے صنعتی عدالت نے کمپنی کی طرف سے اپنے ملازمین کو گریجوئٹی کی ادائیگی کے لیے کوئی گریجوئٹی اسکیم وضع کرنے میں غلط کام کیا۔

انڈین ہیوم پائپ کمپنی بنام اس کے ورک مین، [1960] ، 2 ایس سی آر 32 اور بھارت کھنڈ ٹیکسٹائل ایم ایف جی، کمپنی، لمیٹڈ بنام ٹیکسٹائل لیبر ایسوسی ایشن، [1960] 3 ایس سی آر 329، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی سول اپیل نمبر 637۔

1959 کے صنعتی حوالہ نمبر 13 میں ناگپور کی ریاستی صنعتی عدالت کے 29 اپریل 1961 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم سی سیتلواڈ، ولبھ داس مہتا اور سردار بہادر۔

جواب دہندگان کے لیے ایس اے سوہنی، شانتی سوروپ کھنڈ وجا، لولیت کمار اور گنپت رائے۔

.1963 25 مارچ۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا۔ جے۔—خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ناگپور کی صنعتی عدالت کے ایک فیصلے کے خلاف ہے جو مرکزی صوبے اور بیرار صنعتی تنازعات کے تصفیہ ایکٹ، 1947 کی دفعہ 38 (اے) کے تحت 29 اپریل 1961 کو دی گئی تھی۔ 4 دسمبر 1959 کے ایک سابقہ فیصلے کے ذریعے، صنعتی عدالت نے اپیل کنندہ کمپنی کے ملازمین کو مخصوص نرخوں پر گریچوئٹی کی ادائیگی کا حکم دیا۔ یہ ایوارڈ 4 دسمبر 1959 سے نافذ ہونا تھا۔ آئین کے آرٹیکل 227 کے تحت کمپنی کی درخواست پر ناگپور ہائی کورٹ نے صنعتی عدالت کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور کمپنی کی مالی حالت کا جائزہ لینے کے بعد معاملے کو دوبارہ غور کے لیے ریمانڈ کر دیا۔ ریمانڈ کے بعد صنعتی عدالت نے کمپنی کی مالی حالت کے حوالے سے دونوں فریقوں کا ثبوت لیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ کمپنی بہت اچھی مالی حالت میں ہے اور 50,000 روپے یا اس سے بھی زیادہ کی حد تک گریچوئٹی کی ادائیگی کا بوجھ آسانی سے برداشت کر سکتی ہے۔ اس کے مطابق، صنعتی عدالت نے ایک نیا فیصلہ دیا جس میں کمپنی کے ملازمین کو ½ ماہ کی اوسط اجرت کی شرح سے گریچوئٹی کی ادائیگی کی ہدایت کی گئی ہے، جو کہ یکم دسمبر 1958 سے 30 نومبر 1959 کی مدت کے لیے حساب کی جانے والی اوسط اجرت ہے، ہر اس ملازم کو جس نے اپنی ملازمت ختم ہونے پر کم از کم پانچ سال کی بلا تعطل مسلسل خدمت انجام دی تھی، سوائے بدسلوکی کی وجہ سے برخاست ہونے کے۔ اس ایوارڈ کو 29 اپریل 1961 سے نافذ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

اپیلنٹ کمپنی اکولا کی میونسپل حدود کے قریب علاقے میں عوام کو بجلی کی فراہمی کے لیے لائسنس یافتہ تھی۔ لائسنس کی میعاد 6 دسمبر

1959 کو ختم ہوگئی۔اس سے پہلے ریاستی بجلی بورڈ نے 27 نومبر 1957 کو ایک نوٹس کے ذریعے لائسنس کی میعاد ختم ہونے پر اقدام خریدنے کے اپنے اختیار کو استعمال کرنے کے اپنے ارادے سے آگاہ کیا تھا۔ یہ نوٹس جاری ہونے کے بعد اور یہ معلوم ہوا کہ کمپنی 6 دسمبر 1959 کو اپنا کاروبار بند کر دے گی، کہ گریچوئٹی کا دعوی جس کے سلسلے میں صنعتی عدالت نے اپنا فیصلہ دیا ہے، سب سے پہلے کیا گیا۔ درحقیقت، اس اور دیگر تنازعات کو ثالثی کے لیے بھیجنے کی درخواست میں ہی یہ واضح بیان تھا کہ کاروبار کی آنے والی بندش کے پیش نظر ہی گریچوئٹی کا دعوی کیا جا رہا تھا۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ صنعتی عدالت کی طرف سے اس سے پہلے کا فیصلہ کمپنی کے لائسنس کی میعاد ختم ہونے سے صرف دو دن پہلے دیا گیا تھا اور کاروبار کو بمبئی الیکٹرسٹی بورڈ نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ اب اپیل کے تحت ایوارڈ کمپنی کے اپنا کاروبار بند کرنے کے ایک سال سے زیادہ عرصے بعد دیا گیا تھا۔

اپیل کی حمایت میں ہمارے سامنے جس اہم دلیل پر زور دیا گیا وہ یہ ہے کہ ٹریبونل نے کمپنی پر ایسے وقت میں گریچوئٹی اسکیم نافذ کرنا جائز نہیں تھا جب اس نے پہلے ہی اپنا کاروبار جاری رکھنا بند کر دیا تھا۔ یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ گریچوئٹی اسکیموں کی منصوبہ بندی طویل مدتی بنیاد پر کی جاتی ہے، قائدہ اصول یہ ہے کہ آجر کو اپنے ایسے ملازمین کو دوبارہ مقدمے کی سماعت کے فوائد ادا کرنے پر مجبور کیا جائے جو سال بہ سال ریٹائر ہوتے ہیں۔ جب کوئی صنعت بند ہونے کے دہانے پر ہو یا اس کے بند ہونے کے بعد گریچوئٹی اسکیم تیار کرنا، اس پر زور دیا جاتا ہے، مکمل طور پر بلا جواز ہے۔ ہماری رائے میں، اس دلیل میں کافی طاقت ہے۔

اس عدالت کی طرف سے یہ طے کیا گیا ہے کہ چھٹکارے کے معاوضے کی ادائیگی کے لیے قانونی التزام گریچوئٹی اسکیم کی تشکیل میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس عدالت نے انڈین ہیوم پائپ کمپنی بنام اس کے ورکمین (1) میں اس سوال پر مکمل طور پر غور کیا، جہاں اس عدالت نے نشاندہی کی کہ اگرچہ گریچوئٹی کا مقصد ریٹائرمنٹ کے بعد کارکنوں کی مدد کرنا ہے جس کی وجہ سے ریٹائرمنٹ ہو سکتی ہے، لیکن چھٹکارے کے معاوضے کا مقصد نوکری سے نکالے گئے شخص اور اس کے اہل خانہ کو جزوی تحفظ دے کر ملازمت کے اچانک اور غیر متوقع خاتمے کے لیے راحت دینا ہے تاکہ وہ بے روزگاری کے مشکل دور سے نمٹ سکیں۔ اس عدالت نے بھارت کھنڈ ٹیکسٹائل ایم ایف جی میں بھی یہ فیصلہ دیا ہے۔ کمپنی لمیٹڈ بنام ٹیکسٹائل لیبر اسون۔(2) , کہ پروویڈنٹ فنڈ اسکیم کا وجود بھی گریچوئٹی اسکیم کے ذریعے مزید دوبارہ مقدمے کی سماعت کے فوائد کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جواب دہندہ کے فاضل وکیل کا خیال ہے کہ یہ مقدمات کسی نہ کسی طرح اس کی اس دلیل کی حمایت کرتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی صنعت بند ہونے والی ہے یا اصل میں بند ہو چکی ہے، اس کے ملازمین کے لیے گریچوئٹی اسکیم کی تشکیل میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ تاہم ہم اس عدالت کے ان فیصلوں میں ایسی عرضی کی مدد کرنے کے لیے کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ ان میں سے نہ تو کسی معاملے میں اور نہ ہی کسی اور معاملے میں جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ اس عدالت نے کسی ایسی صنعت میں گریچوئٹی اسکیم کے سوال پر غور کیا تھا جو مستقبل قریب میں بند ہونے والی ہے یا پہلے ہی بند ہو چکی ہے۔ درحقیقت، ہم کسی ایسے معاملے کے بارے میں نہیں جانتے جس میں صنعتی ٹریبونل نے کبھی کسی ایسی صنعت کے لیے گریچوئٹی اسکیم تیار کی ہو جس کی توقع نہیں کی جاتی تھی یا جس نے اپنا کاروبار جاری رکھنا بند کر دیا ہو۔ ان تمام معاملات میں جو انڈسٹریل ٹریبونل یا اس عدالت کے سامنے آئے

ہیں، گریچوئٹی اسکیموں کے لیے کہا گیا ہے یا جن کی اجازت دی گئی ہے وہ ان صنعتوں میں ہیں جن کے کافی طویل عرصے تک جاری رہنے کی توقع کی جاتی تھی۔ گریچوئٹی کی اسکیم کی مناسبت کے بارے میں فیصلہ کرنے میں جن اہم عوامل پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ان میں سے ایک صنعت کی اضافی مالی بوجھ برداشت کرنے کی صلاحیت ہے اور اس سوال کا فیصلہ کرنے میں بار بار اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ایک سال میں ہونے والی ریٹائرمنٹ کی اوسط تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے سال بہ سال کے بوجھ پر غور کیا جانا چاہیے۔ اس طرح بھارت کھنڈ ٹیکسٹائل ایم ایف جی کیس (1) میں، اس عدالت نے ایسے معاملات میں پیدا ہونے والے تحفظات پر بحث کرتے ہوئے کہا:

"......اس میں کوئی شک نہیں کہ گریچوئٹی کے لیے اسکیم بنانے سے پہلے صنعتی فیصلے میں کئی متعلقہ حقائق کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ آجر کی مالی حالت، اس کی منافع کمانے کی صلاحیت، ماضی میں اس کے ذریعے کمائے گئے منافع، اس کے ذخائر کی حد اور ان کے دوبارہ بھرنے کے امکانات کے ساتھ ساتھ اس کے ذریعے لگائے گئے سرمائے کے دعوے، گریچوئٹی اسکیم کی شرائط کا تعین کرنے میں ان اور دیگر مادی تحفظات کو ذہن میں رکھنا پڑ سکتا ہے۔ یہ بھی اچھی طرح سے تسلیم شدہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ گریچوئٹی کے دعوے کی منظوری آجر کی طویل مدتی بنیاد پر بوجھ برداشت کرنے کی صلاحیت پر منحصر ہونی چاہیے لیکن عارضی خوشحالی یا آجر کی عارضی مشکلات پر ناجائز زور دینا جائز نہیں ہوگا۔ ایک طویل مدتی اسکیم تیار کرنے میں آجر کی مالی حالت کے بارے میں ایک طویل مدتی نظریہ اختیار کرنا پڑتا ہے اور یہ صرف اس بنیاد پر ہے کہ اس سوال کا فیصلہ کیا جانا چاہیے کہ کوئی اسکیم تیار کی جانی چاہیے یا نہیں۔....."

یہ مشاہدات اس موقف پر زور دیتے ہیں کہ گریچوئٹی اسکیمیں ہمیشہ اس توقع میں بنائی جاتی ہیں کہ صنعت آنے والے طویل عرصے تک کام کرتی رہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ گریچوئٹی اسکیم کی فراہمی کسی قانونی قانون پر مبنی نہیں ہے، بلکہ اسے صنعتی فیصلے کے ذریعے سماجی انصاف کے حصول کے لیے ایک اقدم کے طور پر تیار کیا گیا ہے۔ ایسا کرنے میں، صنعتی فیصلہ اس بنیاد پر آگے بڑھا ہے کہ کسی خاص سال میں کارکنوں کا صرف ایک سم فیصد ریٹائر ہوتا ہے اور اس لیے ریٹائر ہونے والے کارکنوں کو گریچوئٹی ادا کرنے کا التزام عام طور پر آجر کے لیے کوئی غیر معقول بوجھ نہیں ہوگا جسے برداشت کرنے کو کہا جائے۔

صورت حال مادی طور پر تبدیل ہوجاتی ہے تاہم جب صنعت کے مستقبل قریب میں بند ہونے کی توقع کی جاتی ہے، یا حقیقت میں بند ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں کارکنوں کا پورا ادارہ ایک ہی وقت میں "سبکدوش" ہوجائے گا تا کہ بنیادی طور پر، اگرچہ نام سے نہیں، گریچوئٹی کی فراہمی قانون میں جو فراہم کی گئی ہے اس کے علاوہ، چھٹکارے کے معاوضے کی گرانٹ کے برابر ہو۔ ہمیں سماجی انصاف کے اصولوں میں اس کا کوئی جواز نہیں مل سکتا۔

اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ صنعتی عدالت نے کمپنی کی طرف سے اپنے ملازمین کو کسی بھی قسم کی گریچوئٹی کی ادائیگی کی ہدایت دیتے ہوئے غلط کام کیا۔

ہم اسی کے مطابق اپیل کی اجازت دیتے ہیں، اور صنعتی عدالت کے ذریعے دیے گئے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document